سوال

(162) قبر میں روح اور جسم کے تعلق کی نوعیت کیا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دفنانے کے بعد روح اپنا وقت آسمان پر گزارتی ہے یا قبر میں یا دونوں جگہ؟ (سائل محمد اسلم عظیم منصوری، چونیاں) (۳ نومبر ۱۹۸۹ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

قبر میں بعد از سوال مومن کی روح علّیین میں اور کافر کی سجّین میں چلی جاتی ہے۔ لیکن ہر روح کا مستقر سے معنوی اتصال بدستور قائم رہتا ہے اور یہ اتصال دنیاوی زندگی کے مشابہ نہیں ہوتا بلکہ اس کے قریب تر حالت سوئے ہوئے انسان کی ہے۔ بظاہر اس کی روح انفصالی شکل میں کئی جگہ گھومتی پھرتی پھر ہے اور بعض علماء نے اس کو سورج کی شعاؤں سے بھی تشبیہ دی ہے جو دُور دُور تک پھیل جاتی ہے۔

چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اپنے مطبوعہ فتاویٰ میں فرماتے ہیں:

'ان ارواح المؤمنین فی علّیین وارواح الکفار فی سجین ولکل روح اتصال وہو اتصال معنوی لایشبہ الاتصال فی الحیاۃ الدنیا بل اشبہ شئی بہ حال النائم انفصالا وشبہہ بعضہم بالشمس ای بشعاع الشمس وہذا مجمع ما افترق من الاخبار ان محل الارواح فی علیین و سجین و من کون افنیۃ الارواح عند افنیۃ قبورہم کما نقلہ ابن عبد البر عن الجمہور'

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عبد البر کا قول یعنی روحوں کا عالم قبور میں ہونا اور مالک کا قول یعنی روحیں جہاں چاہتی ہیں کھاتی پیتی ہیں۔ یہ اقوال ضعیف ہیں کیونکہ قرآن کے ظاہر کے مخالف ہیں۔ قرآن کا ظاہر دلالت کرتا ہے کہ ارواح اللہ کے ہاں ممسک (تھمی) ہیں۔ انھیں نعمتیں اور عذاب اللہ کی مشیت کے تحت پہنچتا رہتا ہے۔ اس میں کوئی مانع (رکاوٹ) نہیں کہ ان پر عذاب اور نعمتیں پیش ہوں۔ پھر سب بدن یا اس کے بعض اجزاء کو اس کا احساس بھی ہو اور مشارٌ الیہ دلیل اللہ کا ارشاد ہے: ﴿اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا ...﴾ (حاشیہ فتح الباری، ج:۳، ص:۲۲۳)

نیز ایک صحیح حدیث میں ہے: 'اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا' (صحیح البخاری، بَابُ التَّعَوُّذِ وَالْقِرَاءَةِ عِنْدَ المَنَامِ، رقم:۶۳۲۰، صحیح مسلم، بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ النَّوْمِ وَأَخْذِ الْمَضْجَعِ، رقم:۲۷۱۴)

(مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو، شرح العقیدۃ الطحاویۃ، ص:۳۸۹، اور ص:۳۹۱۔۳۹۲، فتح الباری، ج:۴، ص:۲۴۳، حاشیہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:192

محدث فتویٰ